

سوال: السلام علیکم گناہ اور نفس کی اتباع کرنے میں کیا فرق ہے؟ اگر ایک شخص کو معلوم ہو کہ گالی دینا گناہ ہے اور گالی دیتے وقت اس کے ذہن میں یہ بات آجائے لیکن پھر بھی وہ گالی دے دے تو کیا اس نے نفس کی اتباع کی اور وہ مشرک ہو جائے گا؟ یا صرف عقیدے کے معاملے میں نفس

جواب: اتباع نفس کو اللہ کی کتاب نے شرک قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ لِلنَّهْرِ بَوَاةً فَأَقَامَ تَتَكُونُ عَلَيْهِ وَكَيْلًا ۚ ۴۳

کیا آپ نے اسے بھی دیکھا جو اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنانے ہوئے ہے کیا آپ اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں؟

بعض دوسری آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جس اتباع نفس کو شرک قرار دیا گیا ہے وہ دو قسم کی ہے:

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات بالکل ہی نہ ماننا جسے ہم اصطلاح میں ان پر ایمان نہ لانا کہتے ہیں تو ایسے شخص کی اتباع نفس یا

عقائد اور اساسیات دین کے باب میں کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں اتباع نفس۔ اسے ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں اتباع نفس قرار دے سکتے ہیں اور ایسا کرنے والا اپنے نفس کی اس اتباع کو جائز بھی سمجھتا ہے یا اس کی تاویلیں کرتے ہوئے اسے جائز بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

جہاں تک وقتی طور جذبات سے مطلوب ہو کہ کوئی مصیبت یا گناہ کا ارتکاب کرنا ہے اور پھر انسان اس پر توبہ بھی کر لے تو ایسی اتباع نفس شرک میں داخل نہیں ہے۔ ایسی اتباع کرنے والا اپنے عمل پر شرمندہ اور نادم ہوتا ہے اور توبہ و استغفار کا طالب ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَا يَصُدُّكَ عَنْهَا مَنِ الْأَمْرُ مِنْهَا وَاشْتِجَ بَوَاةً فَتَرُدِّي ۚ ۱۶

پس اب اس کے یقین سے تجھے کوئی ایسا شخص روک نہ دے جو اس پر ایمان نہ رکھتا ہو اور اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہو، ورنہ تو بلاک ہو جائے گا

وَاضْبِرْ لِنَفْسِكَ مَعَ الدِّينِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْفَقْدِ وَالْعَشْيِ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَقْطَعْ مِنْ أَعْقَابِنَا كَلْبَةً عَمَّ ذَكَرْنَا وَاشْتِجَ بَوَاةً وَكَانَ أَمْرُهُ فُرْطًا ۚ ۲۸

اور اپنے آپ کو انہیں کے ساتھ رکھا کر چلنے پروردگار کو صبح شام پکارتے ہیں اور اسی کے چہرے کے ارادے رکھتے ہیں (رضامندی چاہتے ہیں)، خبردار! تیری نگاہیں ان سے نہ بٹھنے پائیں کہ دنیوی زندگی کے ٹھانڈے ارادے میں لگ جا۔ دیکھ اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے

فَإِنْ لَمْ يَنْتَهِ بِوَالِكَ فَاعْلَمْ أَنَّهَا تَقْبَلُونَ أَهْوَاءَهُمْ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ أَشْتِجَ بَوَاةً بِشَيْرِ بَدِي مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۚ ۵۰

پھر اگر یہ تیری نہ مانیں تو تو یقین کر لے کہ یہ صرف اپنی خواہش کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہے؟ جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہو بغیر اللہ کی رہنمائی کے، یشک اللہ تعالیٰ عالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَا هَذَا وَبَدَّلْنَا الْآرْضَ وَالْأَرْضَ وَالْأَرْضَ وَالْأَرْضَ فَتَشْتِجَ بَوَاةً فَتَشْتِجَ كَيْسَلِ الْكَلْبِ إِنْ شِئْنَا عَلَيْهِ يَنْبُتُ أَوْ مَتْرُكٌ يَنْبُتُ ذَلِكَ مِثْلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَاقْصُصْ لِقَصَصِ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ ۱۷۶

اور اگر ہم چاہتے تو اس کو ان آیتوں کی بدولت بلند مرتبہ کر دیتے لیکن وہ تو دنیا کی طرف مائل ہو گیا اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرنے لگا سو اس کی حالت کتنی سی ہو گئی کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تب بھی ہانپے یا اس کو چھوڑ دے تب بھی ہانپے، یہی حالت ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو چھٹلایا۔ سو آپ اس حال کو بیان کر دیجئے شاید وہ لوگ کچھ سوچیں